47651-اسلامی بنک

سوال

کیا اسلامی بنک حلال ہیں یا حرام ؟

پسندیدہ جواب

اگر تو یہ بنک حقیقتا شریعت اسلامیہ کے مطابق لین دین کرتے ہوں اور سودی اور حرام معاملات نہ کریں، اور نہ ہی مدت کے عوض اور مقابل فائدہ جیسے نام سے موسوم سود نہ لیتے ہوں، وہ درحقیقت جاہلیت کا سود ہے، اگرچہ انہوں نے اس وقت اس کا نام کچھ اور رکھ لیا ہے، اور نہ ہی یہ بنک غیر شرعی معاملات کرتے ہوں، مثلا ایسی چیز فروخت کرنا جو اس کی ملکیت اور قبضہ میں ہی نہ ہو، یا پھر عینہ جو کہ سود کی ایک قسم ہے کی تجارت کرنا، یا اس کے علاوہ دوسرے ایسے معاملات جو شریعت اسلامیہ مباح اور جائز قرار نہیں دیتی، تو پھر بلاشک وشبہ یہ بنک حلال ہیں، اور ان کے ساتھ لین دین کرنا شرعی ہوگا.

لیکن اگر ان کا نام تو صرف اسلامی بنک ہو، لیکن یہ سودی لین دین اور حرام معاملات کرتے ہوں، تو پھر ان بنکوں کے ساتھ معاملات کرنے حرام ہیں، چاہے انہوں نے اسے "اسلامی بنک" کا نام دے رکھا ہو، کیونکہ حقائق اور معانی کا اعتبار ہوتا ہے، نہ کہ بڑی بڑی عمارتوں اور بلڈنگوں کا اور پھر معتبر تو اشیاء ہیں نہ کہ ان کے نام.

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء سے درج ذیل سوال کیا گیا :

کیا اسلامی بنکوں کے ساتھ لین دین کرنا جائز ہے، باوجود اسکے کہ ان میں سے کچھ بنک شریعت کے خلاف حیلہ بازی سے کام لیتے ہوئے حرام معاملات کا لین دین کرتے ہیں ؟

کمیٹی کے علماء کرام کا جواب تھا :

" وہ مالی ادارے اور بنک جو سودی لین دین نہیں کرتے ان کے ساتھ لین دین کرنا جائز ہے، اور اگر یہ ادارے اور بنک سودی کاروبار اور لین دین کرتے ہوں تو پھر ان کے ساتھ معاملات کرنے جائز نہیں، اور نہ ہی یہ اسلامی بنک ہیں "

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (310/13).

اور مستقل فتاوی کمیٹی کے فتاوی جات میں درج ذیل فتوی بھی درج ہے :

" اگر تو بنک اسلامی ہو اور سودی نہ ہو، بلکہ وہ شریعت اسلامیہ کے اصولوں کے مطابق سرمایہ کاری کرتا ہو تو آپ کے لیے اس بنک میں اپنی رقم سرمایہ کاری کے لیے رکھنا جائز ہے " اھ

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (365/13).

واللہ اعلم .